Semester II CC-8

المقامة الثالثة الحلوانيہ

حارث ابن ہمام نے بیان کیا کہ جب سے میرے تعویذ
اتارے گئے اور عمامہ باندھا گیا۔ اس وقت سے میں ادبی
مجلس میں حاضر ہونے کا شائق ہو گیا ہوں اور اس وقت سے
ادب کی تلاش میں اونٹوں کو لاغر کرنیکا عاشق تھا تاکہ
اس سے اس چیز کو حاصل کروں کہ جس سے میری عزت
لوگوں میں ہو۔ اور شدت تشنگی کے وقت پیاس کو بجھائے
اور علم ادب حاصل کرنے میں زیادتی شوق اور اسکے لباس پہننے
کے لالچ کی وجہ سے میں ہر بڑے چھوٹے سے مباحثہ کرتا رہتا تھا۔
اور ہر بڑی اور خفیف بارش سے میں سیرابی طلب کرتا تھا
اور اپنے نفس کو عسی ولعل سے بہلاتا رہتا تھا۔ چنانچہ اپنے
بھائیوں کے آزمانے اور انکے قدر و منزلت کے اندازہ لگانے اور
نیک و بد کی تمیز کرنے کے بعد جب میں شہر حلوان میں داخل ہوا

تو میں نے ابو زید سروجی کو اس حالت میں پایا کہ وہ اپنے نسب
بیان کرنے میں کہ ساسانیوں میں الٹ پلٹ کرتا تھا اور کہانی
کے مختلف راستوں میں ہاتھ پیر مارتا تھا یعنی کبھی وہ اولاد
ساسان ہونے کا دعوی کرتا تھا اور کبھی وہ شاہان غسان کی
طرف منسوب کرتا تھا۔ اور کبھی شعراء کے لباس میں ظاہر
ہوتا تھا تو کبھی بزرگوں کا لباس پہنتا تھا لیکن باوجود
ان رنگ برنگ حالتوں کے اور اسکے جھوٹ و مکر کے
ظاہر ہو نکلے پھر بھی وہ حسن صورت اور نقل حکایت اور
باہمی رواداری اور عقلمندی اور تعجب میں ڈالنے والی
بلاغت اور فی البدیہہ عمدہ کلام کی قدرت اور بلند ترین
آداب اور اس بلند پایئگی سے جو مختلف علوم کی چوٹیوں
پر چڑھنے سے حاصل ہوتی ہے ان سب سے مزین تھا۔ اسکے
عیوب پر پردہ ڈالا جاتا تھا اور اسکے وسیع معلومات کی
وجہ سے اسکے دیدار کی خواہش کی جاتی تھی۔

Scanned with CamScanner